تمام روسی تاریخ کا جزو لانیفک رہی ہے"۔ اسلام، بدھ مت، یہودیت کو (جن کی روسی اقلیتی گروہوں میں زمانۂ بعید سے جڑیں مضبوط ہیں) "روایتی طور پر باقی رہنے والے مذاہب" کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے گا۔ اور ریاست کی طرف سے ان مذاہب کی قدر افزائی کی جائے گی۔

دریں اثناء امریکی وائٹ ہاؤس نے متنازعہ روسی قانون کی منظوری پر افسوس کا اظہار کیا۔ صدر یلسن نے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کی جانب سے اس قانون کو امتیازی قرار دینے کے باوجود اس پر دستخط کر دیے ہیں۔

وہائٹ ہاؤس کے ترجمان مائیکل میک کری نے کہا ہے کہ اس قانون کی منظوری سے ہمیں دکھ ہوا ہے۔ ان کے بقول یہ قانون روس میں مذہبی آزادیوں کو محدود کرنے اور بعض مذہبی گروہوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

روس: مرکز — علاقائی تعلقات

روسی خطّوں کے اختیارات میں اضافہ ہو رہا ہے

روسی فیڈریشن میں علاقائی مراکز (regions) سیاسی طور پر مستحکم ہو رہے ہیں۔ اب یہاں علاقائی گورنروں کا تقرر مرکز کی طرف سے نامزدگی کے بجائے جمہوری طریقے سے انتخاب کے ذریعے عمل میں آتا ہے۔ چنانچہ خطّوں کے گورنروں کے اختیارات میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ معاشی، سیاسی و خارجی اُمور سمیت دیگر اہم معاملات میں وہ مرکزی حکومت کے زیادہ تابع فرمان نہیں رہے ہیں۔ مرکز سے خطّوں کی جانب اختیارات کے بہاؤ کے نتیجے میں روس "لامرکزی وفاقی ریاست" کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ اگر یہی سلسلہ آئندہ بھی جاری رہا تو گمان غالب ہے کہ مستقبل میں مطلق العنان وفاقی ریاست کے طور پر روس کے ابھرنے کے امکانات قریب قریب معدوم ہو جائیں گے۔

مرکز سے صوبوں (یا خطّوں) کی طرف اختیارات کے اس انتقال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے انہدام کے نتیجے میں ماسکو کی مرکزی حکومت کی گرفت عملاً خود روسی فیڈریشن کے مختلف خطّوں پر بھی قائم نہ رہ سکی۔ چونکہ قدیم کمیونسٹ طرز حکومت کی جگہ نیا وفاقی نظامِ حکومت جلد متعارف نہیں کیا جا سکا تھا اس لیے اس عبوری دور میں علاقائی گورنروں اور قانون ساز اداروں نے موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ فیڈریشن کی مرکزی انتظامیہ اور قانون ساز اداروں نے اراضی کی اصلاحات سمیت دیگر اہم امور پر چپ سادھ رکھی تھی اور وہ کسی قسم کی قانون سازی سے گریز کرتے رہے تیجتاً اقتصادی اور سیاسی شعبوں میں اصلاحات سے متعلق مقامی حکمرانوں نے اپنے طور پر فیصلے کیے اور من

پسند قوانین متعارف کرائے۔ متعدّد خطّوں میں انتخابات ہوئے اور ان انتخابات میں کامیاب ہونے والے امیدوار متعلقہ خطّے کے گورنر بن بیٹھے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں اقتدار میں آنے والے گورنروں کو نہ صرف جائز حکمران تسلیم کیا گیا بلکہ اُنھیں اپنے اپنے خطّوں کے مفادات کو فروغ دینے کے اختیارات بھی مل گئے۔ یہ گورنر روسی ایوانِ بالا (فیڈریشن کونسل) میں بیٹھنے کا حق بھی رکھتے ہیں اس لیے وہاں اپنے خطّوں کے مفادات کا بخوبی دفاع بھی کرتے ہیں۔

اس وقت ماسکو اور بیشتر خطّوں کے مابین اختیارات کی تقسیم سے متعلق تیس سے زائد معاہدات پر اتفاق ہو چکا ہے۔ ان معاہدات میں مرکز اور خطّوں کے درمیان اختیارات کا تعین کیا گیا ہے۔ اور خطّوں کی علاقائی خود مختاری میں اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اگرچہ روسی فیڈریشن ہنوز ارتقائی مراحل سے گزر رہی ہے تاہم خود مختار خطّے انتہائی اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ تاتارستان جیسے قدرتی وسائل سے مالامال خطّوں نے ماسکو کے ساتھ باہمی سود مند تعلقات کے قیام کے لیے متعدّد معاہدات پر دستخط کیے ہوئے ہیں۔ جن کے تحت ان خطّوں کو ان وسائل کا کثیر حصّہ ملے گا جو کبھی براہ راست ماسکو کی مرکزی حکومت کے کنٹرول میں تھے۔ اصلاحات سے متعلق اہم فیصلے علاقائی سطح پر کیے جاتے ہیں۔ اُن خطّوں میں اصلاحات کا عمل کامیابی سے پروان چڑھ رہا ہے جہاں آزاد خیال گورنر اقتدار میں ہیں، تاہم جہاں کمیونسٹوں کا قبضہ ہے وہاں اصلاحات کے عمل کی رفتار نسبتاً سست ہے۔

خارجہ اُمور میں یہ علاقائی رہنما بڑی حد تک سرگرم عمل ہیں۔ روس کے شرق اقصیٰ (Far East) میں واقع خطّوں کے حکمران پڑوسی ایشیائی ممالک کے ساتھ دو طرفہ معاہدات طے کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ علاقائی رہنما ایسی پالیسیاں تشکیل دینے کے لیے کوشاں ہیں جو امریکی سرمایہ کاروں کو ان خطّوں کی جانب متوجہ کر سکیں۔ ان تمام تر تبدیلیوں کے باوجود اصلاحات سے متعلق رہنما اصولوں کا تعین ماسکو ہی کرتا ہے۔ امریکہ بھی ان تبدیلیوں کے ثمرات سمیٹنے کے لیے روسی خطّوں میں اثر و نفوذ حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ کچھ عرصہ قبل امریکی ایوان نمائندگان کے رکن لی ایچ ہملٹن نے واشنگٹن پوسٹ میں لکھا کہ: "امریکی انتظامیہ کو روس کے علاقائی رہنماؤں کو امریکہ آنے کی دعوت دینی چاہیے۔ (تاکہ ان خطّوں میں) جمہوریت پسند اور "منڈی کی معیشت" کو رواج دینے والی علاقائی حکومتوں کے قیام میں مدد دی جا سکے۔ اس مقصد کے لیے امریکی دفتر خارجہ کو روس میں زیادہ قونصل خانے کھولنے چاہییں"۔ لی ہملٹن نے مزید لکھا کہ "امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کو روس کے ان خطّوں کے ساتھ تعاون کو فروغ دینا چاہیے۔ جہاں کے مقامی رہنما اصلاحات کے عمل کو جاری رکھے ہوئے ہیں"۔ ہملٹن کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں کے دوران روس کو دی جانے والی امریکی امداد سے یہ سبق ملتا ہے کہ مؤثر اور مقصد سے لگن رکھنے والی شخصیتیں ہی روس میں اقتصادی اور سیاسی اصلاحات کو ممکن بنا سکتی ہیں۔ اُنھوں نے امریکی حکومت کو مشورہ دیا کہ روس کے علاقائی سرکاری اہل کاروں کو انداز جہانبانی کی تربیّت دینے اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے بہتر مواقع پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔